ابو جابر عبداللہ دامانوی، کراچی

توہین رِسالت ﷺ؟

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اس کے سب سے زیادہ محبوب اور پیارے بندے انبیاء کرام علیہم السلام ہی ہیں۔ یہی وہ مقدس اور پاکباز ہستیاں ہیں کہ جنہیں رسالت کے لئے منتخب فرمایا گیا۔ انبیاء علیہم السلام کا مقام جس قدر اعلیٰ و اَرفع اور بلند ہے، اسی قدر لوگوں نے ان سے نفرت و عداوت کا اظہار کیا، ان کا مذاق اڑایا، ان کے قتل کے درپے رہے اور انہیں دیوانہ، جادوگر، کذاب قرار دیا۔

اللہ کے آخری نبی سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی ان تمام مراحل سے گزرنا پڑا۔ آپ ﷺ کو اپنی قوم سے ہر طرح کی سخت اَذیت و تکالیف اٹھانی پڑی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر بھیجا اور قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے آپ ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ [الأحزاب:۴۰]

''محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔''

﴿قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعَا ۨالَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ [الأعراف:۱۵۸]

''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، وہ ذات کہ جس کے لئے ہی آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اس کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہی زندگی اور موت دیتا ہے۔ پس تم اللہ اور رسول ؐ پر ایمان لاؤ۔ اس نبی اُمّی پر جو اللہ اور اسکے ارشادات پر ایمان رکھتا ہے اور اس کی پیروی کرو تو اُمید ہے کہ تم راہ ہدایت پاؤ گے۔''

﴿وَ مَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ [سبا:۲۸]

''اور (اے نبی ﷺ) ہم نے تم کو تمام انسانوں کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے مگر اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں جانتے ہیں۔''

کفار و مشرکین نے ہر دور میں دین حق کو مٹانے کی بھرپور کوشش کی ہے، لیکن وہ اپنی ان کوششوں میں کبھی کامیاب نہیں ہوئے۔ ﴿يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ يَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ [التوبة:۳۲،۳۳]

''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور (دین اسلام) کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، لیکن اللہ اس کے سوا ہر بات کا انکار کرتا ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا خواہ کافر اس کو کتنا ہی ناپسند کریں۔ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین

حق کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ اس دین حق کو تمام ادیان (باطلہ) پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔"

مسلمانوں کا طرزِ عمل

اہل اسلام اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے بے پناہ محبت رکھتے ہیں اور اللہ اور رسول ﷺ کی شان میں معمولی گستاخی اور بے ادبی بھی برداشت نہیں کر سکتے۔

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ﴾ [البقرۃ: ۱۶۵]

"اور جو لوگ ایمان رکھتے ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرنے والے ہوتے ہیں۔"

نیز ملاحظہ فرمائیں، التوبہ آیت نمبر ۲۴

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده والناس أجمعين» [صحيح البخاري:۱۵]

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اس کے بیٹے اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

سیدنا ابو ہریرہؓ کی حدیث کے الفاظ میں،

«والذي نفسي بيده لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحب إليه من والده وولده» (صحيح البخاري: ۱۴)

"اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنے والد اور بیٹے سے زیادہ محبوب نہ سمجھے۔"

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا تھا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں سوائے اپنی جان کے۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں عمر! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تک تم مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ سمجھ لو (اس وقت تک تمہارا ایمان کامل نہ ہوگا) عمر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ پس بے شک اللہ کی قسم اے نبی ﷺ اب آپ ﷺ مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے اور محبوب ہیں۔ پس نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اب اے عمر (تمہارا ایمان کامل ہو گیا) [صحيح البخاري:۶۶۳۲]

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب:۶]

"نبی ﷺ مومنوں کے لئے اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہیں۔"

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِينًا﴾

"جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ نے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔" [الأحزاب:۵۷]

﴿وَمِنْهُمُ الَّذِينَ يُؤْذُونَ النَّبِيَّ وَيَقُولُونَ هُوَ أُذُنٌ قُلْ أُذُنُ خَيْرٍ لَّكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَحْمَةٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [التوبة:۶۱]

"اور ان میں سے وہ بھی ہیں کہ جو نبی ﷺ کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ہلکے کان کا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ وہ کان تمہارے بھلے کے لئے ہے۔ وہ اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور مسلمانوں کی بات کا یقین کرتا ہے اور تم میں سے جو اہل ایمان ہیں یہ ان کے لئے رحمت ہے۔ جو لوگ رسول اللہ ﷺ کو اذیت دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جن لوگوں نے آپ کو اذیت پہنچائی یعنی آپ کو گالی دی اور آپ کا مذاق اُڑایا۔ انہیں عبرتناک سزائیں دی گئیں۔ ابولہب لعین نے جب آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی تو اس کے جواب میں تبت يدا أبي لهب وتب نازل ہوئی۔ یعنی ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ برباد ہوگیا۔

کعب بن اشرف یہودی نے جب آپ ﷺ کی شان میں گستاخیاں شروع کیں تو سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک عجیب حیلہ سے اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔ [صحيح البخاري: ۴۰۳۷]

اسی طرح ابورافع یہودی کو سیدنا عبداللہ بن عتیق رضی اللہ عنہ نے ایک عجیب انداز سے آخر کار قتل کر ڈالا۔ [صحيح البخاري: ۴۰۳۹]

ایک اندھے صحابی رضی اللہ عنہ کی لونڈی نے نبی ﷺ کو گالیاں دیں تو اس صحابی رضی اللہ عنہ نے اِسے قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم گواہ رہو کہ اِس کا خون رائیگاں ہے۔ [سنن أبي داؤد: ۴۳۶۱] واضح رہے کہ نبی ﷺ کی بیویوں اور اس کی بیٹیوں کو بھی گالی دینا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا درحقیقت نبی ﷺ ہی کی گستاخی ہے۔ اس بات پر اُمت کا اتفاق ہے کہ توہین رسالت کے مرتکب کی سزا صرف اور صرف قتل ہے۔

انگریز کے دور میں جب راج پال نے نبی ﷺ کی ذات اقدس پر حملے کئے تو غازی علم الدین شہیدؒ نے اسے کیفر کردار تک پہنچایا۔ موجودہ دور میں شیطان رُشدی اور عاصمہ ملعونہ؟؟؟ نے آپ ﷺ کی ذات مبارکہ پر حملے کئے ہیں جس کے خلاف مسلمان اپنے غم و غصہ کا اظہار کر چکے ہیں۔

اب ڈنمارک میں خبیث عناصر نے پھر سر اٹھایا اور نبی ﷺ کے متعلق کارٹون اور خاکے شائع کر کے مسلمانوں کے جوش و جذبات کو بیدار کیا ہے اور تاحال ان لوگوں کے خلاف مسلمان غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور ہر جگہ جلسے جلوس ہو رہے ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ ہماری حکومت بھی سعودیہ عربیہ کی طرح ڈنمارک حکومت سے سفارتی تعلقات ختم کر دے اور ڈنمارک کے سفیر کو اس کے ملک میں واپس بھیج دے اور اپنا سفیر وہاں سے منگوا لے۔ نیز ایسے ممالک سے تجارتی تعلقات بھی ختم کر دیئے جائیں۔ توہین رسالت کے جواب میں صرف مظاہرے کافی نہیں ہیں بلکہ ایسے لوگوں کے خلاف عملاً جہاد کی ضرورت ہے، کیونکہ لاتوں کے بھوت کبھی باتوں سے نہیں مانا کرتے۔

…………*

اپنی ہی پھونکی آگ میں دشمن جلا کرے
بغض نبی کے پہاڑ تلے خود ہی دب مرے
محمدؐ کی شان کیسے گھٹا سکتا ہے کوئی
وہ علم سرنگوں نہ ہو جسے بلند خدا کرے

[کامران طاہر]

151